



## کتاب مبین

- ☆ جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔
- ☆ جس میں حکمت ہی حکمت ہے۔
- ☆ جس میں دانائی ہی دانائی ہے۔
- ☆ جس میں روشنی ہی روشنی ہے۔
- ☆ جس میں نور ہی نور ہے۔
- ☆ جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے۔
- ☆ جس میں شفا ہی شفا ہے۔
- ☆ جس میں علم ہی علم ہے۔
- ☆ جس میں عظمت ہی عظمت ہے۔
- ☆ جس میں آسانی ہی آسانی ہے۔
- ☆ جس میں رحمت ہی رحمت ہے۔
- ☆ جس میں یقین ہی یقین ہے۔
- ☆ جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے۔
- ☆ جس میں اُمید ہی اُمید ہے۔
- ☆ جس میں حق ہی حق ہے۔
- ☆ جس میں ماضی کی خبریں ہیں۔
- ☆ جس میں حال سے آگاہی ہے۔
- ☆ جس میں مستقبل کی خبریں ہیں۔
- ☆ جس کو سن سن کر آنسو بہہ نکلتے ہیں۔
- ☆ جس کو سن سن کر دل تڑپ اُٹھتے ہیں۔
- ☆ جس کا ذکر پچھلی کتابوں میں ہے۔
- ☆ جس کو جبریل امین نے اُتارا۔

- ☆ جس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔
- ☆ جو اتنی بھاری کہ پہاڑ تھر تھرا جائیں۔
- ☆ جو اتنی ہلکی کہ دل میں سما جائے۔
- ☆ جو علوم و فنون کا ذخیرہ ہے۔
- ☆ جو زندگی کا سرمایہ ہے۔
- ☆ جو تاریکیوں سے روشنیوں میں لاتی ہے۔
- ☆ جو اترنے سے پہلے جانی پہچانی تھی۔
- ☆ جو انسانوں پر اللہ کی عظیم رحمت ہے۔
- ☆ جو صدیوں سے محفوظ ہے۔
- ☆ جو رازوں کا خزانہ ہے۔
- ☆ جو معتموں کا حل ہے۔
- ☆ جو اللہ کا کلام ہے۔
- ☆ جو اللہ کی کتاب ہے۔

# کتاب حکیم

﴿ محمد کبیر شاہ وجیہ الدین احمد خان رام پوری مجددی ﴾

نظام مملکت، تدبیر منزل اس میں پنہاں ہے  
اس میں راز ہے مضمحل ہماری کامرانی کا  
اس نور الہی سے دو عالم میں اُجالا ہے  
یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شادمانی کا  
ہر ایک صورت علاج نفس امارہ کا نسخہ ہے  
ہر آیت ازالہ ہے دلوں کی ناتوانی کا  
ہر اک پارہ ہے سمیں بلکہ زرین نعمت باری  
یہی اکسیر بنتا ہے حیات جاودانی کا  
کلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل  
صحابہ نے مزا لوٹا ہے اس کی درفشانی کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

ادب و احترام اسلامی معاشرے کی جان اور روح ہے، بغیر روح کے جسم بے جان ہے۔ ادب کی محرک 'محبت' ہے۔ محبت کی محرک 'عظمت' ہے۔ عظمت کی محرک 'حقیقت' ہے۔ جب حقیقت کا انکار کیا جائیگا عظمت کا ادراک ہو جائیگا، جب عظمت کا انکار کیا جائیگا، محبت کا احساس ختم ہو جائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کی عظمت کا احساس دلایا ہے۔ فرمایا:

وَمَنْ يَعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَاَنْهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (قرآن کریم، ۲۳/حج/۲۲)

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

اللہ کی نشانیاں، اللہ کی نشانیاں ہیں، بندوں کو اس کا ادراک و احساس ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں کی تعظیم و توقیر کا یوں درس دیا:-

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیعت اللہ کی تعمیر کی اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًى ط (قرآن کریم، ۱۲۵/بقرہ/۲)

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اس پتھر کو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے نصب کروایا کریا دعا رہنا دیا گیا، یہ اس پتھر کی تعظیم و تکریم تھی۔

۲..... حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا:

فَاَخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج اَنْكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ (قرآن کریم، ۱۴/ط/۲۰)

تو تُو اپنے جوتے اُتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طوی میں ہے۔

وہ وادی مقدس جو رب جلیل کی جلوہ گاہ تھی اُس کی یہ تعظیم و تکریم کرائی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اُتارنے کا حکم دیا گیا۔



۳..... تا بوقت سکینہ لکڑی کا وہ صندوق جو آسمان سے نازل ہوا تھا اور بڑا بابرکت تھا اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

**فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ط**

**ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین** • (قرآن کریم، ۲۴۸/۲/بقرہ)

جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے ترکے کی، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ اکبر! جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بابرکت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اُس کو فرشتے اٹھا رہے ہیں۔ میرے ایک دوست نے بتایا جس کو بیت اللہ کے اندر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کی چھت میں انگلیوں پر پرانے برتن ٹنگے ہوئے ہیں۔

یقیناً یہ برتن حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے۔ اب نہ معلوم ہیں یا نہیں؛ کیوں کہ بیت اللہ کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔ اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ کی نشانیوں کی قدر و منزلت کی جانی چاہئے، اُن کی بے قدری رب جلیل کے حکم کی توہین و تحقیر ہے۔

بیت اللہ شریف اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے، بیت اللہ سنگ و خشت کی عمارت کا نام نہیں بلکہ تحت الثریٰ سے وراء الوراء بیت اللہ ہی بیت اللہ ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **من اکرم القبلة اکرم الله** جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی اللہ نے اس کی تکریم فرمائی۔ (دارقطنی عن الوضین بن عطاء مرسلًا بحوالہ علامہ علاء الدین المنہجی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مطبوعہ بیروت، ج ۱۲ ص ۱۹۷)

اور فرمایا، **النظر الى الكعبة عبادة** بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (کنز العمال، ج ۱۲ ص ۱۹۷)

یہ بھی فرمایا، **لا تزال هذه الامة بخیر ما عظموا هذه الحرمة حق تعظیمها فاذا ضیعوا ذلک هلكوا** یہ اُمت جب تک بیت اللہ کی پوری پوری تعظیم کرتی رہے گی ہمیشہ پھولتی پھلتی رہے گی اور جب اس کی تعظیم و تکریم چھوڑ دے گی ہلاک ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ بن عباس ابن ابی ربیعہ بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۲۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا! بیت اللہ کی تعظیم کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ ہماری بھلائی اس میں ہے کہ ہم اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کریں۔

بیت اللہ اللہ کا گھر ہے۔ قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا کلام ہے۔ بعض حضرات نے اس کو عام کتاب کی طرح سمجھ لیا ہے۔ ایسا نہیں ہے یہ جیسی ہے ویسی ہی نازل ہوئی اور کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے اور ایسی عربی میں جس پر عربی بولنے والا بھی قادر نہیں ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ بیشک قرآن کریم عربی میں نازل ہوا۔ یہ نہیں ہوا کہ مفہوم نازل ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عربی جامہ پہنا کر ہمیں عطا فرمایا۔ قرآن کریم خود شاہد ہے کہ یہ عربی میں نازل ہوا ہے۔ ۲

فرمایا:

**بلسان عربی مبین** روشنی عربی میں۔ (۱۹۵/شعراء/۲۶)

**فانما یسرہ بلسانک** تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان (عربی) میں یو ہی آسان فرمایا۔ (۹۸/دخان/۴۴)

قرآن حکیم کتاب ہی تھا اور کتابی صورت میں ہمارے سامنے آیا۔ قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا:

**ذلک لکتاب لا ریب فیہ ۱ ..... کتب من عند اللہ ۲ ..... ان اللہ نزل الکتب بالحق ۳ .....**

**انزل علیک الکتب ۴ ..... کتب اللہ ۵ ..... الکتب مبین ۶ ..... الکتب منیر ۷ ..... الکتب حکیم ۸ .....**

اس کتاب کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی:-

**ان علینا جمعه وقرآنہ ۱۱**

بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ میں ہے۔

۱ (قرآن کریم، ۳۴/طور/۵۲؛ ۲۳/بقرہ/۲) ۲ قرآن کریم، ۱۹۵/شعراء/۲۶؛ ۹۷/مریم/۱۹؛ ۹۸/دخان/۴۴؛ ۱۰۳/نحل/۱۶؛

۲/یوسف/۱۲؛ ۱۱/طہ/۴۰؛ ۳۸/زمر/۳۹؛ ۳/فصلت/۴۱؛ ۷/شوریٰ/۴۲؛ ۲/ذخرف/۴۳) ۳ (قرآن کریم، ۲/بقرہ/۲)

۴ (قرآن کریم، ۸۸/بقرہ/۲؛ ۲/غافر/۴۰) ۵ (قرآن کریم، ۱۷۶/بقرہ/۲) ۶ (قرآن کریم، ۷/آل عمران/۳)

۷ (قرآن کریم، ۲۳/آل عمران/۳؛ ۲۴/نساء/۴؛ ۷۵/انفال/۸) ۸ (قرآن کریم، ۲/نحل/۷۷)

۹ (قرآن کریم، ۱۸۳/آل عمران/۳) ۱۰ (قرآن کریم، ۲/لقمان/۳۱) ۱۱ (قرآن کریم، ۱۷/قیامت/۷۵)



’قرآن‘ کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو پڑھی جائے اور کتاب کے معنی جو لکھی جائے۔ قرآن کریم میں بار بار قرآن کہا گیا ہے۔ ۱۔ یہ قرآن اللہ نے نازل کیا۔ یہ اللہ نے نازل کیا، کسی انسان کا اس میں عمل دخل نہیں اس لئے تعظیم و تکریم کے لائق ہے۔ یہ عزت والا قرآن ہے، اللہ نے بھیجا، جبریل امین نے اتارا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لکھا، علماء و صلحاء نے پھیلایا۔

- ☆ اللہ عزت والا ۲ (جل مجدہ)
- ☆ اللہ کا رسول عزت والا ۳ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
- ☆ صحابہ کرام عزت والے ۴ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
- ☆ علماء و صلحاء عزت والے ۵ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

پھر جس رات اُترا اس کی یہ شان ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہو ۶ اور جو اُترا اس کی یہ ہیبت کہ پہاڑ پر اترتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ ۷ قلبِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان یہ کہ اُس پر اُترا ۸ پھر جو کچھ اُترا اس کی شان یہ کہ اس میں ہر شے کا روشن بیان ہو ۹ کوئی چیز ڈھکی چھپی نہ ہو۔ تلاوت کی یہ شان کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے خاموش رہیں ۱۰ اور جب تلاوت شروع کی جائے تو شیطان سے پناہ مانگی جائے۔ ۱۱ کتابِ مبین کی یہ شان کہ جن و انس جمع ہو جائیں تو ایک آیت بھی نہ لاسکیں۔ ۱۲ جس کتاب کا یہ اہتمام اور یہ شان ہو وہ عزت والی نہ ہوگی؟ یقیناً وہ عزت والی ہے جس کو قرآن عظیم ۱۳ (عظمت والا قرآن) کہا گیا جس کو قرآن مجید ۱۴ (عزت والا قرآن) کہا گیا۔ جس کو قرآن کریم ۱۵ (عزت والا قرآن) کہا گیا۔ قرآن کریم بوسیدہ ہو جائے، پڑھنے کے قابل بھی نہ رہے پھر بھی اُس کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے، اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے یا ایسی اونچی جگہ رکھا جائے جہاں اُس کی کسی قسم کی تحقیر نہ ہو۔ ۱۶

- ۱۔ (قرآن کریم، ۱۸۵/بقرہ/۲/۹۴/انعام/۶) ..... ۲۔ (قرآن کریم، ۱۳۹/نساء/۳/۲۵/یونس/۱۰/۱۰/فاطر/۳۵)
- ۳۔ (قرآن کریم، ۸/منافقون/۶۳) ..... ۴۔ (قرآن کریم، ۸/منافقون/۶۳) ..... ۵۔ (قرآن کریم، ۸/منافقون/۶۳)
- ۶۔ (قرآن کریم، ۳/قدر/۹۷) ..... ۷۔ (قرآن کریم، ۲۱/حشر/۵۹) ..... ۸۔ (قرآن کریم، ۱۹۲/شعراء/۲۶)
- ۹۔ (قرآن کریم، ۸۹/نحل/۱۶) ..... ۱۰۔ (قرآن کریم، ۲۰۳/اعراف/۷) ..... ۱۱۔ (قرآن کریم، ۹۸/نحل/۱۶)
- ۱۲۔ (قرآن کریم، ۸۸/اسراء/۱۷) ..... ۱۳۔ (قرآن کریم، ۸۷/حجر/۱۵) ..... ۱۴۔ (قرآن کریم، ۱/ق/۵۰)
- ۱۵۔ (قرآن کریم، ۷۷/واقفہ/۵۶) ..... ۱۶۔ (رد المحتار، ج ۵ ص ۲۷۳، مطبوعہ استانبول، ۱۳۲۷ھ)



قرآن کریم کی حقیقت تو ان احادیث شریفہ سے آشکار ہوتی ہے:-

☆ قرآن کی ساری کتابوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ساری مخلوق پر اللہ کی فضیلت کیونکہ قرآن اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا۔ ۱

☆ بیشک تم اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزوں میں جو اس سے نکلی ہیں قرآن کے سوا کسی شے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ۲

قرآن کریم کی حق جل مجدہ سے اسی نسبت نے قرآن حکیم کو اتنا محترم و معظم بنایا کہ یہ حکم دیا گیا:-

لا یمسہ الا المطہرون ۳

اس کو ہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں۔

اور فرمایا:-

رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرة ۴

وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔

اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا، قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک تم پاک نہ ہو۔ ۵

اسی لئے بعض اسلاف کرام اُس گھر میں بغیر وضو داخل نہ ہوتے جس میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔ ۶

اسلام میں تو کاغذ و قلم اور عام کتابوں کی قدر و منزلت ہے ۷ پھر قرآن کریم کی قدر و منزلت کیوں نہ ہوگی؟ اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی شان تو یہ ہے:-

☆ بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا ہزار گنا ثواب ہے اور دیکھ کر پڑھنے کا اس سے ہزار گنا اور زیادہ۔ ۸

☆ قرآن سے برکت حاصل کرو کہ وہ اللہ کا کلام ہے۔ ۹

۱۔ (ابن الجار عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مردویہ عن علی بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۲۷)

۲۔ (المسند رک للحاکم عن جابر بن نفیر بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۲۷) ..... ۳۔ (قرآن کریم، ۷۹/۷۹، واقعہ ۵۶)

۴۔ (قرآن کریم، ۲/۲، بینہ ۹۸) ..... ۵۔ (طبرانی فی الکبیر / دارقطنی / المسند رک للحاکم بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۶۱۵)

۶۔ (المخت فی احکام المصنف بحوالہ الدار للقرطبی، ص ۸۰) ..... ۷۔ (تذکرۃ السامع المملک، مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۲، ۱۷۱)

۸۔ (طبرانی وشعب الایمان عن اوس بن اوس الثقفی بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۱۶) ۹۔ (طبرانی عن الحکم بن عیمر، بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۱۹)

قرآن ہر چیز سے افضل ہے سوائے اللہ کے اور قرآن کی فضیلت ساری کتابوں میں ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی تعظیم کی اُس نے اللہ کی تعظیم کی جس نے قرآن کی تعظیم نہ کی اس نے اللہ کے حق اور عزت کو پامال کیا۔ قرآن اللہ کی نظر میں ایسا معزز ہے جیسے بیٹا باپ کی نظر میں۔ جس نے قرآن کو پیشوا بنایا تو یہ قرآن اسے جنت میں لے جائے گا جس نے قرآن کو پیٹھ پیچھے رکھا تو یہ اسے جہنم کی طرف ہٹائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا، اے اللہ کی کتاب اٹھانے والو! اللہ کی بات مان لو اور اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو، تم سے اس کی محبت زیادہ ہوگی اور وہ تم کو اپنی مخلوق کے دلوں میں محبوب بنا دیگا۔ ۱

☆ جو قرآن کریم کو ہمیشہ دیکھتا رہے گا جب تک دنیا میں رہے گا اس کی نظر محفوظ رہے گی۔ ۲

☆ اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ ۳

۷۵ سال پہلے جب فقیر نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو مسلمانوں کو قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتے دیکھا۔ قرآن کریم کپڑے کی چولی میں سیا جاتا، نہایت نفیس جزدانوں یا غلافوں میں رکھا جاتا، رحلوں یا تپائیوں پر رکھ کر پڑھا جاتا، کسی کو نہ دیکھا کہ وہ قرآن کریم زمین پر رکھ کر پڑھ رہا ہو یا کسی ایسی صورت میں جس سے قرآن کریم کی تذلیل و تحقیر ہوتی ہو۔ خلفاء کرام نے اس کی تعظیم کی، صحابہ کرام نے اس کی تعظیم کی، صلحائے اُمت نے اس کی تعظیم کی۔

☆ خلیفۃ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **عظموا القرآن** ۴

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم ہاتھ میں لیتے تو اُس کو بوسہ دیتے اور چہرے پر ملتے۔ ۵

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کو بوسہ دیتے اور فرماتے، میرے رب کا عہد میرے رب کا منشور۔ ۶

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کو اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے، یہ میرے رب کی کتاب ہے، یہ میرے رب کی کتاب ہے۔ ۷

یہ قرآن کریم کی تعظیم و تکریم ہی تھی کہ دوسری جنگِ عظیم میں صلح نامہ و رسائی میں مصحفِ عثمانی کے اُس قدیم نسخہ کے بارے میں یہ عہد لیا گیا جو پہلی جنگِ عظیم میں ٹرک افسر مدینہ منورہ سے استانبول لے گئے تھے پھر پہلی جنگِ عظیم میں استانبول سے جرمنی لے جایا گیا کہ وہ معاہدہ کے نفاذ میں آنے کے چھ ماہ کے اندر اندر شاہِ حجاز کو واپس دیا جائے گا۔ ۸

دل کی باتیں عقل کی سمجھ میں نہیں آتیں، اسی لئے قرآن کریم میں دماغ کا ذکر نہیں، دل کا ذکر ہے۔ دل سے پوچھا جائے گا، آنکھ سے پوچھا جائے گا، کان سے پوچھا جائے گا۔ ۹

۱ (کنز العمال، ج ۱ ص ۵۲) ..... ۲ (عن ابن عباس بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۳۶) ..... ۳ (کنز العمال، ج ۱ ص ۲۱۱)

۴ (تفسیر قرطبی، مطبوعہ بیروت، ج ۱ ص ۲۹) ..... ۵ (در مختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۳۸)

۶ (در مختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۳۸) ..... ۷ (فتاویٰ کبیدی لابن حمیہ، مطبوعہ بیروت، ج ۱ ص ۱۶۸)

۸ (ٹریٹی آف ورسائی، پارٹ ۳، سیکشن ۲، آرٹیکل ۲۳۶) ..... ۹ (قرآن کریم، ۳۶/۱ اسراء، ۱۷)



قرآن کریم کی تکریم و تعظیم کے احکام آپ نے سنے، اب قرآن کریم کی توہین اور تحقیر کی ممانعت کے احکام بھی سماعت فرمائیں:-

☆ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی کتاب کو اپنے مقام پر رکھو (یعنی اس کی تعظیم و توقیر کرو، کسی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں اس کی اہانت ہوتی ہو)۔ ۱

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قرآن کریم کو اس جگہ نہ رکھو جہاں وہ روندن یا لا لگن میں آئے۔ ۲

☆ قرآن شریف زمین پر رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیر کرنا یا بطور تکیہ استعمال کرنا یا پیروں پر رکھ کر پڑھنا یا جوتوں کی ریک میں رکھنا اگر توہین کے ارادے سے ہے تو کفر ہے ورنہ سخت گناہ ہے کیونکہ یہ عمل قرآن کریم کی تعظیم کے خلاف ہے۔ ۳

مملکت سعودیہ کے مفتی شیخ محمد صالح العثیمین کا یہ فتویٰ قابل توجہ ہے:-

(ترجمہ) یقیناً کتاب اللہ ﷺ جل کی تعظیم کمال ایمان سے ہے اور رب تبارک و تعالیٰ کی کامل تعظیم ہے۔ قرآن شریف کی طرف یا اس صندوق کی طرف جس میں قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، پیر پھیلا نایا ایسی کرسی اور میز پر بیٹھنا جس کے نیچے قرآن شریف ہوں اس میں کلام اللہ ﷺ جل کی تعظیم نہیں ہے اس لئے علماء کرام نے قرآن شریف کی طرف پھیر پھیلا نا مکروہ فرمایا مگر یہ کراہت اس وقت ہے جب یہ عمل توہین کی نیت سے نہ ہو اگر توہین کی نیت سے ہو تو کفر ہے کیونکہ قرآن کریم کلام اللہ ہے۔

پھر فرمایا، اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلائے ہیں خواہ قرآن شریف میز پر ہو یا زمین پر یا کسی کو دیکھو کہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے نیچے قرآن شریف ہے تو (فوراً) قرآن شریف کو اس کے پیروں کی طرف سے اور کرسی کے نیچے سے اٹھاؤ اور اس سے کہہ دو اپنے پیر قرآن شریف کی طرف نہ پھیلاؤ، کلام اللہ ﷺ جل کا احترام کرو۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن کریم کی تعظیم و توقیر کے خلاف ہے (اس کی مثال یوں سمجھئے کہ) اگر آپ کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو تو آپ اس کی تعظیم کی خاطر اس کی طرف پیر نہیں پھیلا کیئے جب کہ قرآن شریف کی تعظیم تو اس سے بڑھ کر ہے۔ (محرمہ ۲ / شوال المکرم ۱۴۱۷ھ)

۱۔ (الذکار القرطبی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۰ / کتاب المصاحف، ص ۲۱۷) ۲۔ (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، ج ۲ ص ۲۲۳ مطبوعہ بیروت) ۳۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱ ص ۲۹، مطبوعہ بیروت / فتاویٰ ہندیہ، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۲۲ / امام زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ۱ ص ۱۷۱ / آداب الشریعہ لابن مفلح، مطبوعہ بیروت، ج ۲ ص ۲۹۷ / فتاویٰ ابن حجر ہتیمی، مطبوعہ دمشق، ص ۳۱۷)



مختصر یہ کہ قرآن حکیم کی تکریم و تعظیم آیات قرآنیہ، احادیث شریفہ اور صحائے اُمت کے عمل سے عیاں ہے، اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ ہم کو وہی طرز عمل اختیار کرنا چاہئے جس سے اللہ اور اس کا رسول علیہ التحیۃ والتسلیم خوش ہوں۔

مولیٰ تبارک ہم کو قرآن عظیم کی اہانت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم (آمین اللہم آمین)

اس مقالے کی تدوین میں علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی)، علامہ محمد رضوان احمد خان صاحب (استاد دارالعلوم نضرۃ العلوم، کراچی) اور آغا سہیل مجددی نے تعاون فرمایا، فقیر تہ دل سے ممنون ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۱۰ اشوال المکرم ۱۴۲۶ھ

(کراچی اسلامی جمہوریہ، پاکستان)

۱۳ نومبر ۲۰۰۵ء